ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۳۲ | مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۱ محرم سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۴ مئی بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ ۔۔۔ ہے۔ کہ حضور کو کل دن بھر پیچش کی شکایت رہی۔ آج صبح یہ شکایت گو کسی قدر کم تھی۔ مگر ابھی تک تکلیف موجود ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے حضور کو صحت عطا فرمائے ؂

۳ مئی بعد نماز عصر جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے اعزاز میں مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کے طلباء نے ایک ۔۔۔ ٹی پارٹی دی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ناسازیٔ طبع کے باوجود شرکت فرمائی ایڈریس پڑھے جانے کے ۔۔۔ جناب خانصاحب موصوف نے اور بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی ؂

مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کو ۴ مئی اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ریوں سے ایک مناظرہ کے لئے روانہ کیا گیا ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام میں عورتوں کے حقوق

(فرمودہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

عورتوں کے حقوق کے متعلق ذکر ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا۔

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں ولھن مثل الذی علیھن۔ ہر ایک قسم کے حقوق بیان فرما دیئے۔ یعنی جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں۔ ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر بھی ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے۔ کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ اور پردہ کے حکم کو ایسے ناجائز طریق سے کام میں لاتے ہیں۔ کہ گویا وہ زندہ درگور ہوتی ہیں۔

چاہیئے کہ عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو۔ اصل میں انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اس کے تعلقات اچھے نہیں۔ تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے۔ کہ صلح ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے"۔ (الحکم ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

انتظام جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

ہمارے سالانہ جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور پہلے سال کی نسبت ہر سال مہمان کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ کارکنانِ جلسہ سالانہ اگرچہ اپنی ہمت اور بساط اور سامان کے مطابق پورا انتظام کرتے ہیں۔ تاہم ہو سکتا ہے۔ ہمارے انتظام میں کسی نہ کسی وجہ سے کوئی نقص اور کوئی خامی باقی رہ جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں انتظام جلسہ میں کسی مزید ترقی۔ اور بہتری کی گنجائش ہو۔ تو وُہ مہربانی فرما کر ۳۱ مئی سے قبل اپنی آراء و تجاویز نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہم اپنے انتظام پر مزید غور کر سکیں۔ آراء اور تجاویز ارسال فرماتے وقت احباب کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر انہیں ہمارے انتظام پر یا کارکنوں پر کوئی اعتراض یا شکایت ہو۔ تو وُہ بے شک اُسے بھی پیش فرمائیں۔ لیکن ساتھ ہی اصلاحی تدابیر و تجاویز بھی پیش کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اصل غرض ہماری غلطیوں اور خامیوں کی اصلاح کرنا ہے۔ بسلسلہ ذیل امُور کو مدنظر رکھا جائے:۔

(۱) جلسہ گاہ کی عمارت و انتظام کے متعلق۔ (۲) پروگرام تقاریر جلسہ کے متعلق (۳) کھانے اور مکانات کے متعلق (۴) استقبال۔ اور مہمان نوازوں کے رویہ کے متعلق۔ (۵) میڈیکل ایڈ یعنی طبی امداد کے متعلق:۔ ناظر اعلیٰ ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

تعلیمیافتہ احمدی نوجوانوں کیلئے

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے "الفضل" میں تعلیم یافتہ احمدی بے کار نوجوانوں کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں وُہ میرا منشاء اچھی طرح واضح نہیں کر سکے۔ میرا منشاء یہ ہے۔ کہ وُہ تعلیم یافتہ احمدی نوجوان جو بے کاری کی حالت میں اپنے خاندانوں کے لئے بار بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں۔ اگر غیر ملکوں میں جا کر اپنی قسمت آزمائی کریں۔ تو ان کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ اور اس طرح جماعت کے نوجوانوں میں ترقی کرنے کی رُوح بھی پیدا ہوگی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک ملک میں کسی کے لئے ترقی کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ لیکن دُوسرے ممالک میں جا کر اس کے لئے ترقی کا رستہ کھل جاتا ہے۔ اس میں مشکلات اور خطرات بھی ہوتے ہیں۔ حتےٰ کہ جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن ترقی کی امنگ رکھنے والوں کو اس قسم کے خطرات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور جو نوجوان خطرات کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کامیاب ہو جاتے۔ اور مالدار بن جاتے ہیں۔ انگلستان سے کئی نوجوان جو افریقہ گئے۔ وُہ نہ صرف خود آسودہ حال ہو گئے۔ بلکہ کروڑوں روپیہ انہوں نے رفاہِ عام کے کاموں میں چندہ کے طور پر دیا۔ اسی طرح ہندوستان کے کئی نوجوان جو دیگر ممالک میں گئے۔ انہوں نے خاصی ترقی کی:۔

دراصل جس چیز کی وجہ سے ترقی حاصل ہوتی ہے۔ وُہ عزم و استقلال۔ حوصلہ اور قربانی کا مادہ ہوتا ہے۔ جو نوجوان اس ارادہ کے ساتھ گھر سے نکلتے ہیں۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ قدم آگے ہی آگے بڑھائیں گے۔ وُہ دُنیوی ترقی کی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں:۔

اس قسم کے نوجوانوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ پھر ان کے مناسب حال مشورہ دیا جائیگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فرمان کے مطابق بجٹ کی تکمیل کرنیوالی جماعتیں

مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ جن احباب۔ یا انجمنوں سے بجٹ کے پورا ہونے میں کمی رہ جائے گی۔ وُہ کمی ان کا بقایا قرار دے کر سال ۱۹۳۳-۳۴ء کے بجٹ میں داخل کر کے اس کے واسطے آمد کا بجٹ تجویز کیا جائے گا۔ اور جماعتوں کے عہدہ دار اور نمائندے بجٹوں کو پورا کرانے کے ذمہ دار ہونگے اس غرض کے لئے صیغہ ہذا سے ہر ایک نمائندہ جماعت اور عہدہ داران جماعت کے پاس حضور کی تقریر اور بجٹ فارم طبع کرا کر بھجوائے گئے تھے۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ ہر ایک احمدی کی تشخیص آمد کر کے ان کا چندہ معہ بقایا سال گذشتہ فارموں میں درج کر کے بھجوا دیں:۔

حضُور کے اس فرمان کی تعمیل میں اب تک جن جماعتوں نے بجٹ مکمل کر کے بھجوائے ہیں۔ وُہ مفصلہ ذیل ہیں:۔

جماعت پشاور نے بجٹ کی تشخیص نہایت محنت سے کی ہے۔ اور جس صفائی اور عمدگی سے تشخیص کا فارم طیار کیا گیا ہے وُہ قابل قدر ہے۔ میاں مظفر الدین صاحب جنرل سکرٹری۔ اور خواص خان صاحب فنانشل سکرٹری۔ اور مرغوب اللہ صاحب محاسب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے کوشش کر کے مبلغ ۳۰۰۸ کے مقابلہ میں ۵۱۵۰۔ کا بجٹ طیار کر کے بھجوایا ہے اور ۳۴-۱۹۳۳ء میں اس قدر رقم پوری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

جماعت نوشہرہ۔ مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت نوشہرہ اور شیخ احمد اللہ صاحب سکرٹری و نمائندہ مشاورت شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے بجٹ کو خاص محنت۔ اور کوشش سے طیار کیا ہے۔ اور بمقابلہ ۸۰۳ روپیہ کے ۹۸۲۔ روپیہ کا بجٹ طیار کر کے بھجوایا ہے:۔

نیز ہر ایک احمدی سے ایک مطبوعہ فارم پر اس کے چندہ کا بجٹ طیار کر کے چندہ کی ادائیگی کے متعلق تحریری وعدہ دفتر ہذا میں بھجوایا ہے

جماعت گنج۔ اس جماعت نے بمقابلہ ۱۶۵۔ روپیہ کے ۳۴۵ روپیہ کا بجٹ طیار کر کے بھیجا ہے۔ بعض بقایا داروں کی عذر داریاں بھی بھجوائی ہیں۔ جن کا فیصلہ بعد میں ہوگا:۔

کلانور۔ اس جماعت نے ۷۷۔ روپیہ کے مقابلہ میں ۲۲۶۔ روپیہ کا بجٹ تجویز کر کے بھیجا۔ مرزا مبارک بیگ صاحب کی کوشش قابل شکریہ ہے:۔

مالیر کوٹلہ کی جماعت کا پہلے بجٹ ۲۰۲۔ روپیہ تھا۔ اب معہ بقایا سال گذشتہ ۳۵۳۔ روپیہ کا بجٹ تشخیص ہو کر آیا ہے:۔

لنگیری۔ اس جماعت نے پہلے ۷۹۔ روپیہ کا بجٹ تشخیص کیا تھا۔ اب مبلغ ۱۰۰۔ روپیہ کا بجٹ تجویز کیا ہے:۔

لدھیانہ۔ اس جماعت کا پہلے بجٹ ۶۰۹۔ روپیہ تھا۔ اب ۵۹۳ روپیہ کا بجٹ معہ بقایا تجویز کیا۔ کمی کی وجوہات زیر تحقیق ہیں:۔ ناظر بیت المال

نظارتوں کو تار دینے کے متعلق ضروری اعلان

یہ اعلان پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ نظارتوں کے نام جو تار بھیجے جائیں ان کے پتہ میں نظارت کے نام کے ساتھ "احمدیہ" لفظ ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ تار تقسیم نہیں کیا جاتا۔ لیکن احباب اس بات کو مدنظر نہیں رکھتے۔ اس لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت کے نام کے تار میں "احمدیہ" لفظ ضرور لکھا جایا کرے۔ مثلاً ناظر تبلیغ احمدیہ۔ یا ناظر تعلیم احمدیہ۔ یا ناظر اعلیٰ احمدیہ:۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

روحانیت کیا ہے؟ اور کس طرح حاصل ہوتی ہے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن

اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت اس وجہ سے محسوس ہوئی۔ کہ بعض لوگوں میں روحانیت کے متعلق غلط خیالات کا علم ہوُا۔ گو اس قسم کی باتیں شاذ و نادر طور پر بعض لوگوں سے سنی گئیں۔ لیکن چونکہ بغیر روحانیت کے انسان باوجود زندہ ہونے کے مُردہ ہے۔ اور روحانیت ہی کے لئے مذہب کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اگر وُہی حاصل نہ ہوئی۔ تو پھر گویا اس نے اپنی عمر ہی تباہ کی۔ اس لئے میں اپنی سمجھ کے مطابق اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں :-

چار اقسام کے لوگ

میرے نزدیک چار قسم کے لوگ ہیں۔ جن کا ذکر اس مضمون میں بے محل نہ ہوگا :-

ایک تو وُہ جنہوں نے احمدیت کے آغاز میں لُطفِ رُوحانیت صرف چکھا۔ اور پھر کھو دیا :-

دوسرے وُہ جنہوں نے روحانیت کو چکھا۔ اور پھر مسلسل قربانی جہاد اور خدا کے فضل سے اُسے قائم رکھا :-

تیسرے وُہ جنہوں نے اس کو چکھا ہی نہیں۔ بلکہ زبانی بحث مباحثہ اور جنگ زرگری کا نام ہی احمدیت سمجھ لیا۔ روحانیت کی طرف توجہ ہی نہیں کی ہمیشہ دلائل کی طرف دھیان رکھا نشان کی طرف نہیں۔ آئے جو رُوحانیت کی جان ہے :-

چوتھے بعض سادہ طبع غلطی خوردہ لوگ جو کبھی کبھی روحانیت کی حلاوت تو چکھتے ہیں۔ مگر اس کو روحانیت نہیں سمجھتے۔ بلکہ انہوں نے اپنے نزدیک روحانیت بعض ایسی چیزوں کا نام رکھا ہے جن کا دراصل روحانیت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ایسے لوگ لاعلمی کی وجہ سے دھوکے میں پڑے ہوُئے ہیں۔ جیسے ایک بچہ جس کے ہاتھ میں ایک اشرفی ہو۔ وُہ اسے دے کر ایک پیسے کا کھلونا لینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور کھلونے کی قدر اس کی نظر میں بصیرت نہ ہونے کی وجہ سے اشرفی سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یا ایک بیمار کہ عمدہ اور مفید غذا کی طرف رغبت نہیں کرتا۔ بلکہ اچار۔ چٹنی وغیرہ اشیاء کی طرف جو اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ رغبت کرتا ہے۔ اور ان میں زیادہ لذت محسوس کرتا ہے :-

سب سے پہلے طالبِ حق کو یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ رُوحانیت کس چیز کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی تعریف اور تفصیل اور اصلیت معلوم نہ ہو۔ اس کے متعلق رائے زنی کرنی۔ یا یہ خیال کرنا کہ یہ ہم کو حاصل ہے۔ یا نہیں۔ غلط طریقہ ہے۔ آگے چل کر میں ذرا تفصیل سے اسے بیان کرونگا۔ اس موقعہ پر گروہ نمبر اوّل کا ذکر ضروری ہے :-

رُوحانیت کا مزا چکھنے کے بعد محرُوم ہو جانیوالے

گروہ نمبر ایک وُہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کی طرف رُخ کیا۔ اور ابتدائی دنوں میں لُطفِ رُوحانیت چکھا۔ پھر داخل سلسلہ ہو گئے۔ مگر اس کے بعد وُہ لطف نہ آیا۔ ان کے اندر احساس اس بات کا ہمیشہ قائم ہے۔ کہ وُہ لذت کہاں گئی۔

حاتم طائی کے قصہ میں ایک شخص کا ذکر آتا ہے۔ کہ وُہ ہر وقت یہی کہا کرتا تھا۔ "ایک دفعہ دیکھا ہے۔ دوسری دفعہ دیکھنے کی ہوس ہے" سو یہی حالت ان لوگوں کی ہے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ روحانیت کے مزے سلسلہ کی طرف رجُوع کرنے کے وقت تو آئیں۔ لیکن اندر آ کر چھین لئے جائیں :-

بات دراصل یہ ہے۔ کہ دین اور جنت کا معاملہ محض ایک تجارت اور سودا ہے۔ اور قرآن مجید میں اس معاہدہ کو جو بندہ اور خدا کے درمیان ہے۔ بار بار تجارت کے نام سے پکارا گیا ہے۔ بندہ جب کچھ قربان کرتا ہے۔ تو اس کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اس کے مُطابق اسے رُوحانیت دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالےٰ ایسا رحیم و کریم ہے۔ کہ اس نے جہاں ہدایت کے لئے عقل۔ الہام رسُول ہادی۔ کتابیں وغیرہ انسان کو دیں۔ وہاں یہ بھی کرم فرمایا۔ کہ جب بندہ اس کی طرف جھکتا ہے۔ تو وُہ کچھ نمونہ اور چاشنی روحانیت کی اسی وقت اسے چکھا دیتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص مثلاً آم بیچنے والے کی دوکان پر جا کھڑا ہو۔ اور پُوچھے۔ کیسے آم ہیں۔ تو وُہ ایک آم نمونہ کے طور پر اسے مفت دیدے۔ جب خریدار آم کھا کر پسند کرے گا تو پھر خرید و فروخت کا معاملہ درمیان میں آ جائے گا۔ اور جتنے پیسے وُہ خرچ کرے گا۔ اتنے آم اسے مل جائیں گے۔ اگر نہ خرچ کرے گا تو خواہ دس دن وُہ شخص دوکان کے آگے کھڑا رہے۔ پھر اسے ایک آم بھی نہ ملے گا۔ بلکہ قرینِ قیاس تو یہ ہے۔ کہ اُسے وہاں سے دھتکا کر نکال دیا جائے۔ سو یہی سلوک خدا تعالےٰ کا سالک کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب بندہ ذرا اس کی طرف اور اس کے سلسلہ کی طرف رجوع کرے تو وُہ مفت میں ایک نمونہ روحانیت اور سلسلہ کی حقیقی اور اندرونی لذت کا پیش کرتا ہے۔ جسے سالک دیکھ کر اطمینان کر لیتا ہے۔ کہ سودا واقعی اچھا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ قیمت کا طلبگار ہوتا ہے۔ جان۔ مال۔ عزت۔ اہل و عیال۔ محبت غرض ہر چیز اس رُوحانیت کی قیمت میں طلب کرتا ہے۔ اب اگر نمونہ دیکھ کر اور سلسلہ میں داخل ہو کر کوئی شخص یہ قیمت نہیں دیتا۔ تو وُہ روحانیت کی لذت دوبارہ نہیں پا سکتا۔ ایسی حالت میں بہت سے لوگ اپنی غفلت کا ذکر نہیں کرتے۔ مگر بے جا شکایت کرتے رہتے ہیں۔ کہ جو شروع میں کچھ لطف آیا تھا۔ وُہ جاتا رہا۔ حالانکہ وُہ تو مفت نمونہ تھا۔ اگر تم قیمت دیتے رہتے۔ تو وُہ چیز برابر ملتی رہتی۔ مگر تم نے قیمت نہیں دی۔ اس لئے مفت نمونہ کا ذکر کر کے رونا فضول ہے۔ رُوحانیت جیسی قیمتی چیز یونہی کیونکر مل جائے۔ وُہ پہلا نمونہ تمہارے اعمال کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ محض خدا کا فضل تھا۔ اب قیمت ادا کرو۔ تو سَودا موجود ہے جتنا چاہو لے لو۔ ایسے شخصوں نے کیا کبھی اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر غور کیا ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے اتنی قربانیاں بھی کیں۔ جتنی ایک بندۂ نفس اپنے دُنیاوی معشوق کے لئے کرتا ہے؟

بے جا شکوہ کرنیوالے

اس قسم کا شکوہ کرنے والے عموماً دو قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وُہ جنہوں نے واقعی روحانیت حاصل نہیں کی۔ اور یہی بڑا گروہ ہے خواہ وُہ گروہ نمبر ایک کے ہوں۔ یا گروہ نمبر تین کے۔

دوسرے وُہ روحانی مریض اور بچے جو اپنے مرض یا ناسمجھی کی وجہ سے اصلی لذت کے احساس سے محروم ہیں۔ اور ایسی چیزوں کو روحانیت سمجھتے ہیں۔ اور ان کے حصوُل میں کوشاں رہتے ہیں جن کو رُوحانیت سے دُور کا تعلق بھی نہیں :-

خام خیالی

اب میں ان لوگوں کی خام خیالی کا ذکر کرتا ہوں۔

ایسے لوگوں کے نزدیک کسی شخص میں روحانیت کے یہ آثار ہوتے ہیں۔ کہ وُہ خوب ضربیں دل پر لگاتا ہو۔ یا قوالی کے وقت خوب سر مارتا ہو۔ یا آدھی رات سے اُٹھ کر خوب چیختا۔ اور غیر مسنون

اذکار غیر مسنون، بلکہ غیر مہذب طریقوں سے کرتا ہو۔ یا رقص و سرود کی مجلسوں میں منہمک رہتا ہو۔ یا آنکھیں بند کئے اور ہزار دانہ کی تسبیح لئے مصلّے پر بیٹھا ہوں ہوں کرتا رہتا ہو۔ یا مسمریزم کے حلقہ اور علم توجہ کرنے والوں کے دائرہ میں بہت کچھ نامعقول حرکات کرتا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب باتیں روحانیت سے کوسوں دور ہیں۔ بلکہ محض نفسانیت ہیں۔ کیونکہ ان کا دین اور خدا سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ ان میں صرف حظِّ نفس سفلی طریقوں سے ہے۔ نہ ان سے اخلاق درست ہوتے ہیں نہ ایمان پختہ ہوتا ہے۔ نہ رُوحانیت کا کوئی نشان ظاہر ہوتا ہے نہ خدا ملتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جس طرح انسان اپنے جسم کو ورزش سے مضبوط کرتے کرتے پہلوان بن سکتا ہے۔ اور کشتی میں لوگوں کو گرا لیتا ہے۔ اسی طرح وُہ اپنی "توجہ" کی مشق بڑھاتے بڑھاتے ایسی قوت پیدا کر سکتا ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو محض اپنے مسمریزم کے اثر سے متاثر کر سکتا ہے۔ مگر جس طرح ایک پہلوان کو ہم رُوحانی انسان نہیں کہیں گے۔ اسی طرح علم توجہ والے کو بھی خواہ وہ اس علم میں کتنا ہی بڑا ماہر بن جائے۔ روحانی انسان ہرگز نہیں کہیں گے۔ جس طرح ایک عیسائی۔ ہندو یہنگی اور سائنسی ورزش سے زبردست پہلوان بن سکتا ہے۔ اسی طرح وُہ علمِ توجہ کا ماسٹر بھی بن سکتا ہے۔ پس جب ہر مذہب والا۔ اور ہر قسم کے اچھے بُرے اخلاق والا انسان اس علم کا مشاق ہو سکتا ہے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس علم کو رُوحانیت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ رُوحانیت میں خدا تعالےٰ سے تعلق۔ اور سچے مذہب کے برکات کا سوال پہلے آتا ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک مسلمان صوفی کو علم توجہ کی بہت مشق تھی وُہ ایک سفر میں کشتی پر سوار تھے۔ انہوں نے توجہ کی۔ کہ سب مسافروں کے مونہہ سے اللہ اللہ کہلواؤں۔ اس کشتی میں ایک ہندو جوگی بھی تھا۔ جو ان سے زیادہ مسمریزم کا ماہر تھا۔ اُس نے ان کی توجہ کو محسوس کیا۔ اور مقابلہ کرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ بجائے اس کے کہ دُوسروں سے اللہ اللہ کہلواتے وُہ صوفی صاحب خود مغلُوب ہو کر رام رام۔ رام رام کہنے لگ گئے۔

پس اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ یہ نفسانی چسکے ہیں۔ ایسی باتوں کو رُوحانیت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ صُوفی پیروں کی گدیوں میں یہ بہت رائج ہوتے ہیں۔ اور ایک نفسانی لذت ان حلقوں میں ہوتی ہے۔ جس سے لوگ اُسی طرح لُطف اٹھاتے ہیں۔ جس طرح بعض بھنگڑ۔ اور چرسی بھنگ اور چرس سے اس خرقی روحانیت کی لذت اور بھنگ کی لذت میں کوئی فرق نہیں۔ اور جیسے وُہ راستبازی اور نیک اخلاق اور تزکیۂ نفس۔ اور قرب بارگاہ الٰہی سے کوئی تعلق نہیں رکھتی اسی طرح مسمریزم کو بھی اصلی روحانیت سے ہرگز ہرگز کوئی واسطہ نہیں ؛

رُوحانیت کا مفہوم

اس کے بعد میں بتاتا ہوں۔ کہ روحانیت کے اصلی معنے اور مفہوم کیا ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ روحانیت کا مفہوم ہے رُوحِ انسانی کا رُوحِ الٰہی سے اتصال۔ تعلق اور قُرب۔ یا دوسرے الفاظ میں قرب الٰہی۔ جب کسی انسان کی رُوح کو اللہ تعالےٰ سے محبت اور قرب کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو اسے کہتے ہیں۔ کہ وُہ رُوحانی انسان ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ رُوحانیت ایک کیفیت ہے۔ جو دکھائی نہیں جا سکتی۔ کیونکہ وہ جسمانی چیز نہیں ہے۔ البتہ وُہ اپنے اثرات سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب اس کے آثار ظاہر ہوں۔ تو پھر لوگ پہچان لیتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی میں رُوحانیت ہے۔ رُوحانیت تو ذرا باریک معاملہ ہے۔ جب دو انسانوں کا آپس میں دلی تعلق ہوتا ہے تو وُہ بھی ہر وقت ظاہر نہیں ہوتا رہتا۔ صرف اس تعلق کے نتائج بعض موقعوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تب لوگ نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ کہ ان دو شخصوں کا آپس میں دلی تعلق ہے۔

دیکھو ایک مجلس میں سَو آدمی بیٹھے ہوں۔ اور ان میں سے دو آدمی دُور الگ الگ بیٹھے ہوں۔ مگر آپس میں ان کا دِلی تعلق ہو۔ تو کوئی ناواقف شخص کبھی نہیں بتا سکتا۔ کہ فلاں فلاں دو شخص آپس میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب فرض کرو۔ کہ اس مجلس میں ان میں سے ایک پر کوئی دُشمن اچانک حملہ آور ہو۔ تو دیکھنے والے دیکھیں گے۔ کہ دُوسرا دوست فوراً سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ضرب اسے پہونچی ہے۔ تو اس کی ایسی ہمدردی اور خدمت کرے گا۔ کہ لوگ فوراً سمجھ جائینگے۔ کہ یہ اُس سے دلی تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح شہروں میں دیکھا ہو گا۔ کہ بہت سی غریب عورتیں اور بچے سڑک کے کنارے بیٹھے ہوتے ہیں۔ کوئی سرسری نظر سے یہ بھی نہیں بتا سکتا۔ کہ کس بچہ کا کس عورت سے کیا تعلق ہے۔ اتنے میں ایک دیوانہ کتا اُدھر آنکلتا ہے۔ اور پیچھے سے غل شور مچا کر بچو کا سُنائی دیتا ہے۔ اُس وقت ہر ماں اپنے بچہ کی طرف سیدھی تیر کی طرح جھپٹتی ہے۔ اور اسے خطرہ سے بچاتی ہے۔ اور نظر آجاتا ہے۔ کہ فلاں بچہ کی فلاں عورت ماں ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح دو انسان آپس میں تعلق رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ بھی اپنے خاص بندوں سے روحانی تعلق رکھتا ہے اور جس طرح بندوں کا تعلق غیر لوگوں کو اکثر اوقات صرف خطرہ اور مصیبت کے وقت معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا کا تعلق بھی روحانیت والے لوگوں سے مصائب اور خطرات کے موقعوں پر ظاہر ہوتا ہے چنانچہ جب دُنیا دُشمن ہو جاتی ہے۔ کہ انہیں پیس ڈالیں۔ اس وقت یک دم رُوحانی لوگوں کو خدائی نصرت پہونچتی ہے۔ اور ثابت کر دیتی ہے۔ کہ ان میں روحانیت ہے۔ اور خدا کے ساتھ ان کا تعلق ہے اس وقت خدا تعالےٰ اپنے ایک دوست کی خاطر ساری دُنیا کی بھی پروا نہیں کرتا۔ جیسے ماں اپنے بچہ کو خطرے میں دیکھ کر کسی چیز کی بھی پروا نہیں کرتی۔ سو یہ پہلا نشان ہے رُوحانیت کا۔

دُوسری علامت

اسی طرح باقی علامات روحانیت بھی وہی ہیں۔ جو دو انسان دوستوں میں پائی جاتی ہیں۔ یا دو تعلق رکھنے والوں میں ظاہر ہُوا کرتی ہیں۔ چنانچہ دوسری علامت دو شخصوں کے تعلق کی یہ ہوتی ہے۔ کہ وُہ ایک دوسرے کی سفارش یا بات یا فرمائش کو بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ مانتے ہیں۔ اسی طرح روحانی انسان چونکہ خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا بھی اس کی دُعائیں دوسروں کی نسبت زیادہ سُنتا ہے۔ اور خود وُہ شخص بھی ایک سچے دوست کی طرح الٰہی احکام کی دُوسروں سے زیادہ تعمیل کرتا ہے۔ یعنی کثرتِ ذکر الٰہی۔ کثرتِ عبادات۔ اور کثرت حاضریٔ مساجد وغیرہ اس کا شیوہ ہوتے ہیں۔ پس دوسری علامت یہ ہوئی کہ اس کی دُعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اور اس کا وقت سچی عبادت اور یادِ الٰہی۔ اور دین کی خدمت میں گزرتا ہے ؛

تیسری علامت

تیسری علامت دو دوستوں کے تعلق کی خصوصاً جب وُہ ایک دوسرے سے فاصلہ پر رہتے ہوں۔ یا دوسرے شہر میں ہوں۔ یہ ہوتی ہے۔ کہ وُہ گاہے بگاہے ضرور آپس میں پیغام یا خط کے ذریعہ حالات معلوم کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح روحانی آدمی کے پاس خدا تعالےٰ کا پیغام گاہے بگاہے ضرور آتا رہتا ہے۔ مثلاً خواب آگیا۔ جس سے کوئی بشارت مل گئی۔ یا کسی خطرہ سے بروقت آگاہی ہو گئی۔ یا الہام ہو گیا۔ یا کوئی کشف نظر آگیا۔ پس سچے رویا اور الہام بھی ایک نشانی روحانیت کی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے روحانی انسان پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ کیونکہ دُنیا میں بھی باقاعدہ خطوط اور پیغام دو دوستوں کی محبت پر دلیل ہیں ؛

چوتھی علامت

چوتھی علامت کلام الٰہی کے صحیح معانی اور حقائق و معارف و علوم کا نزول ہے۔ روحانیت والا انسان خدا کی صفات اور اسکی مرضی کو خوب پہچانتا ہے۔ کیونکہ جو تعلق رکھتا ہے وُہی اپنے دوست کے اشارات اور کلام کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ دیکھو بعض نوکر اپنے آقا کی ہُوں تک کے معنے کو سمجھتے ہیں۔ چہ جائیکہ کلام تک نوبت پہنچے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آندھی کو دیکھ کر رنگت زرد ہو جاتی تھی۔ اسی طرح ذرا ذرا سے واقعات اور حادثات لوگوں کی باتوں اور خوابوں اور ناموں تک سے روحانی لوگ باریک تفاول استنباط اور نتیجے نکالتے۔ اور خدا کی مرضی کو پہچان لیتے ہیں اور الٰہی کلام میں سے عجیب عجیب حقائق معارف ڈھونڈھ لیتے ہیں۔ اور قدرت کے معمولی مظاہر اور حوادث سے خداشناسی کے دلائل اور نشانات پیدا کر تے

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حرمتِ تصویر اور فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کی شان اس علمی ترقی کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ضیاء احمدیت کی تاب نہ لاکر آنکھیں بند کر لیتے اور بعض ایسے بے بنیاد اور صریح مغالطہ دہ اعتراضات پبلک میں پیش کرتے ہیں۔ جو ان کی اپنی پردہ دری کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی قسم کے اعتراضات میں سے ایک اعتراض جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصویر کو حرام کیا ہے۔ لیکن آپ نے اپنا فوٹو کھچوایا۔ اور غیر ممالک میں بھجوایا۔

اگرچہ اس اعتراض کا جواب پہلے بھی کئی دفعہ دیا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ اب بھی اسے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

حرمت تصویر کے متعلق رسول کریمؐ کے الفاظ

تصاویر کے متعلق رسول کریم صلے اللہ نے جو الفاظ فرمائے ہیں۔ ان کا ذکر احادیث میں اس طرح ہے۔

(۱) لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب ولا تصاویر (بخاری باب التصاویر) یعنے ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ جس میں کتا ہو۔ اور نہ ہی تصاویر والے مکان میں

(۲) اشد الناس عذاباً عند اللہ یوم القیامۃ المصوّرون یعنے قیامت کے دن خدا تعالےٰ مصوروں کو سب سے زیادہ عذاب دیگا۔

(۳) ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم یعنے وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں۔ قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ کہ جو کچھ تم نے بنایا اسے زندہ کرو

(۴) قدم رسول اللہؐ من سفر وقد سترت بقرام لی علی سھوۃ فیھا تماثیل فلما راٰہ رسول اللہ صلعم ھتکہ وقال اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ الذین یضاھئون بخلق اللہ قالت فجعلناہ وسادۃ او وسادتین یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جب سفر سے واپس تشریف لائے۔ تو مکان پر غلطی سے بعض ایسے پردے لٹکا دیئے گئے۔ جن پر تصاویر بنی ہوئی تھیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا۔ تو آپ نے سخت ناپسند فرمایا۔ اور کہا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ جو خدا کی خالقیت کا رنگ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ ہم نے ان پردوں کو پھاڑ کر ایک یا دو تکئے بنا لئے۔

(۵) فقال لھا النبی صلعم امیطی عنی فانہ لا تزال تصاویرہ تعرض لی فی صلاتی (بخاری مصری جلد ۴ ص۲۵ و ص۲۹) یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصاویر کو میرے آگے سے ہٹا دو۔ کیونکہ نماز میں ہی یہ میرے سامنے پھرتی ہیں۔ باقی احادیث کے الفاظ بھی ان سے ملتے جلتے ہیں

احادیث سے نتائج

ان الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند ایک باتیں ذہن میں آتی ہیں۔

۱۔ ایک طرف تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصاویر اور کتے ہوں۔ اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور دوسری طرف آپ نے کھیتی باڑی کی حفاظت اور شکار کے لئے کتے رکھنے کی اجازت دی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ ایک ہی چیز کی موقع اور محل کے لحاظ سے حلت و حرمت ہوتی ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ ایک چیز جو ایک لحاظ سے حرام ہو۔ وہ ہر حالت میں حرام ہو۔ یہی کلیہ تصاویر کے متعلق بھی تسلیم کرنا ہوگا۔

۲۔ مصوروں پر لعنت اس وجہ سے کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی برابری کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ ان سے فرمائیگا۔ احیوا ما خلقتم جو کچھ تم نے پیدا کیا۔ اسے زندہ کرو۔ گویا اگر کوئی مصور یہ نیت نہ رکھے۔ کہ وہ تخلیق کر رہا ہے۔ تو وہ اس لعنت کی زد میں نہیں آئے گا۔

(۳) اگر تصاویر کا گھر میں رکھنا ناجائز تھا۔ تو جب حضرت عائشہ رضؓ نے اس پردے کے سرہانے بنا لئے۔ پھر بھی وہ گھر میں ہی رہیں گھر سے باہر تو نہ گئیں۔ اور خدا کی رحمت کے فرشتے پھر بھی آپ کے گھر آتے رہے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی فضیلت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ کہ عائشہ کا گھر اللہ تعالےٰ کو پیارا ہے۔ کیونکہ جب میں عائشہ کے گھر میں ہوتا ہوں۔ تو مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے گویا وہ سرہانے فرشتوں کے آنے میں روک واقع نہ ہوئے۔

(۴) بقول حضرت عبید اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ممانعت ان تصاویر کے بارے میں ہے۔ جو رقماً فی ثوب نہ ہوں۔ یعنی کپڑے میں ٹھپے کی صورت میں چھپی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ کاڑھی گئی ہوں

(۵) تصاویر اس واسطے منع ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے نمازی کی توجہ ان کی طرف مبذول ہونے کا خطرہ ہے

حرمت تصویر کی وجہ

ان باتوں پر غور کرنے سے حرمت تصویر کی وجہ بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ خود بخود رد ہو جاتا ہے

بخاری شریف کے حاشیہ پر علامہ سندی لکھتے ہیں

لا یخفی ما بین ھذا الحدیث والحدیث المتقدم من التدافع سیما وقد جاء انہ کان یتکئ بالوسادتین ...... فالوجہ فی الجمع ما یشیر الیہ کلام المحقق وھو ان یحمل حدیث القرام علی انھا شققتہ بحیث ما بقیت الصور سالمۃ فی الوسادتین وھھنا الصور فی النمرقۃ کانت سالمۃ" ...... فالظاھر التعانی غیر صور ذی الروح واما حدیث الا رقماً فی ثوب نھذہ الاحادیث لا توافقہ الا بان یقال بان الکراھۃ فی البعض اشد من البعض والاستثناء محمول علی الخروج من اشد الکراھۃ الی الکراھۃ اخف منہ لا علی الاباحۃ (بخاری جلد ۴ ص۲۹ مصری)

گویا دو حدیثوں کے متعارض واقع ہونے کی وجہ سے ان میں تطبیق پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور قرار دیا۔ کہ ایک فعل کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ ناپسند کیا۔ اور دوسرے کو کم۔ پھر یہ کہ ہو سکتا ہے۔ جن سے آپ نے منع کیا۔ وہ زندہ چیزوں کی تصویریں ہوں۔ اور جنہیں ناپسند نہیں کیا۔ وہ بے جان چیزوں کی ہوں۔ قطع نظر اس سے کہ یہ توجیہات کچھ وزن رکھتی ہیں۔ یا نہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس بارے میں توجیہات کی ضرورت آج نہیں۔ بلکہ آج سے بہت پہلے محسوس کی گئی

آخر میں بھی علامہ سندی لکھتے ہیں۔ فھذا ما یؤدی الیہ النظر فی الاحادیث واما الفقہاء فھم مختلفون فی المسئلۃ کہ فقہاء نے اس کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف کیا ہے۔ گویا تصویر کی حرمت متفق علیہ نہیں ہے

حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ نے اس مسئلہ کو اور رنگ میں لیا ہے۔ آپ کا مذہب صحیح ترمذی ص۲۰۵ کے حاشیہ پر یہ نقل ہے

"قال سھل اولم یقل رالنبی صلعم) الا ما کان رقماً فی ثوب قال بلیٰ" اور "رقماً" پر یہ حاشیہ دیا گیا ہے۔ کہ قال محمد وبھذا ناخذ ما کان فیہ من التصاویر من بساط یبسط او فراش یوش

اور وسادۃ فلا باس بذالک انما یکرہ لامن ذالک فی الستر۔ وینصب نصباً وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من الفقہاء یعنے سوائے پردے کے اوپر کی تصاویر کے باقی تصاویر جائز ہیں۔ اس چیز کی تصویریں جو پردے کی طرح لٹکائی جائیں۔ جائز نہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ پردے کی تصاویر کے حرام ہونے کی وجہ کیا ہے۔

تصاویر کی پرستش کا خطرہ

کہا جاتا ہے۔ تصاویر بنانے کا یہ نقصان ہے۔ کہ بزرگوں کی تصویروں کو لوگ پوجنے لگ جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو اپنے بزرگوں کی تصویروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے۔

(۱) جب تصویر کھینچنے والے کی غرض یہ نہیں۔ تو وہ اپنے اس فعل سے خدا کے مواخذہ میں نہیں آسکتا۔

(۲) اگر اس ڈر سے کہ لوگ پوجنے نہ لگ جائیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں بنانی چاہیئے۔ جو پوجی جائے تو پھر یہ بھی کہنا پڑے گا۔ کہ کسی بزرگ کو دفن بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل کے نادان اور جاہل مسلمان قبروں کو بھی پوجتے ہیں

لغوی تحقیق

لغوی تحقیق کی رو سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ تصاویر دو قسم کی ہوتی ہیں۔ تصاویر کی پہلی قسم تو وہ ہے۔ جو ہاتھ سے کھینچی جاتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ جو بذریعہ کیمرہ بنائی جاتی ہے یعنے عکسی تصویر

ان دونوں قسموں میں بین فرق ہے۔ عکسی تصویر کسی صورت میں حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ عکسی تصویر میں انسان کی حقیقی تصویر آتی ہے۔ لیکن دستی تصویر میں جسطرح کوئی چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ (ہاں اگر عکسی تصویر میں بھی retouch کیا جائے۔ تو پھر یہ بھی مصنوعی کی صورت اختیار کر سکتی ہے)

قرآن کریم میں تماثیل کا ذکر

اگر ہم ان خیالات کو اپنے ذہن میں رکھ کر قرآن کریم پر غور کریں۔ تو ہمیں دو آیتیں ایسی ملتی ہیں۔ جن میں تماثیل کا ذکر ہے۔ جو تصاویر کے مترادف ہیں۔ خدا تعالےٰ کفار سے فرماتا ہے ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (انبیاء ع۵) کہ یہ کیا بت ہیں۔ جن پر تم سر بسجود ہو۔ گویا اس جگہ تماثیل سے مراد وہ تصویریں ہیں۔ جو پتھر وغیرہ سے گھڑ کر بت پرستی کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ چیز بالاجماع حرام ہے۔ اور اس کا بنانا موجب لعنت ہے۔

دوسری آیت یہ ہے یعملون لہ مایشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات (سبا ع۲) کہ حضرت سلیمانؑ کے لئے ان کے کارندے تماثیل بنایا کرتے تھے۔ اگر کہا جائے۔ کہ تماثیل سے مراد بت ہیں تو یہ ایسا الزام ہے۔ جو نبی کے متعلق قطعاً تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہاں وہ چیز ہو سکتی ہے جسے آج کل مجسمہ یا Statue کہتے ہیں گویا تصویر کی زبان میں کسی چیز کی یادگار قائم رکھنا۔ اگر یہ کام حرام ہوتا۔ تو حضرت سلیمانؑ نہ کراتے۔ لیکن چونکہ وہ یہ کام کرتے تھے۔ اس لئے اسے حرام نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ مستحسن ہے۔ اور جب یہ مستحسن ہے۔ تو محض کاغذ پر عکسی تصویر کا لے لینا کسی صورت میں ناجائز نہیں ہو سکتا۔

تصویر کھنچانے کی غرض

علاوہ ازیں جب ہمارے ہر کام کی بنیاد انما الاعمال بالنیات پر ہے۔ تو کیوں نہ تصویر کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا معلوم کیا جائے۔ اور دیکھا جائے کہ آپ نے اپنی تصویر کس نیت سے کھچوائی۔ میں بجائے خود کچھ بیان کرنے کے آپ کے الفاظ ہی پیش کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔ "میں اسبات کا سخت مخالف ہوں۔ کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔ اور اسکو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے۔ یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں۔ اول خواہش مند ہوتے ہیں۔ جو اس کی تصویر کو دیکھیں۔ کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر ان کے محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں۔ کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے۔ اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں۔ اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے۔ کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا ہے۔ اور علم فراست کے ذریعہ ہمیں ماننا پڑا۔ کہ جسکی یہ تصویر ہے۔ وہ کاذب نہیں ہے۔ اور امریکہ کی ایک عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ یسوعؑ یعنے عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی و انما الاعمال بالنیات اور میرا مذہب یہ نہیں ہے۔ کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ فرقہ جن حضرت سلیمانؑ کے لئے تصویریں بناتے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں (بحوالہ الانوار المحمدیہ۔ از مواہب اللدنیہ ص۲۷۹ ج۳ مطبوعہ بیروت ۱۳۱۰ھ ناقل) جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی تصویر تھی۔ اور آنحضرت صلعم کو حضرت عائشہ کی تصویر پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھائی تھی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۹۷)

ایسی واضح اور مکمل تحریر کے ہوتے ہوئے بھی اعتراض کرنا کسی صورت میں نیک نیتی پر محمول نہیں ہو سکتا

جیبوں میں تصاویر

علاوہ ازیں غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جب ہر ایک مسلمان اپنی جیبوں میں انگریزی سکے اور نوٹ جن پر بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے۔ ڈالے پھرتے ہیں۔ اور اس سے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ تو محض فوٹو کھنچوانا کیونکر زیر الزام ہو سکتا ہے

(خاکسار عبد الرحمٰن انور بوتالوی مولوی فاضل)

بقیہ ص۲

پانچویں علامت

پانچویں علامت روحانیت والے انسان کی یہ ہے۔ کہ اکی صحبت میں خاص نیک اثر ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کے پاس رہیں۔ وہ اگر مناسب فطرت رکھتے ہیں۔ تو اکی صحبت میں انکو اللہ تعالےٰ سے تعلق محبت میں زیادتی محسوس ہوتی ہے۔ قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ دماغ میں سے نورانیت اور حکمت و معرفت کے چشمے نکلتے معلوم ہوتے ہیں۔ اخلاق رزیلہ خود بخود دور ہوتے۔ اور اخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور نفس کا تزکیہ یوں ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ جسطرح ایک میلا کپڑا صابون سے دھویا جا رہا ہو۔ ان سب سے بڑی بات یہ کہ اکی برکت سے خدا تعالےٰ کے تازہ "نشانات" دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں۔

خلاصہ مضمون

اسی طرح ایک لمبی فہرست ان علامات روحانیت کی ہے جن کے تفصیلی بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً لوگوں میں اکی مقبولیت ہو جاتی ہے اور غیر اور دشمن بھی اکی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہاں صرف نمونہ کے طور پر چند باتیں بتانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ روحانیت کوئی علیحدہ اور خاص چیز نہیں۔ وہی باتیں ہیں۔ جو دو دوستوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ فرق صرف آتا ہے۔ کہ ایک طرف بجائے انسان کے خدا دوست ہوتا ہے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق دوستی کے علامات ظاہر کرتا ہے۔ مگر علامات سب وہی ہوتی ہیں۔ اگر آپ سوچیں گے۔ تو بیسیوں طریقے اظہار تعلق و محبت کے سوچ کر نکال لیں گے پھر غور کر کے دیکھیں گے۔ تو ان سب کو روحانی انسان کی علامات پائیں گے۔ اس لئے مجھے زیادہ مفصل لکھنے کی ضرورت نہیں

روحانیت کے لئے کامل قربانی کی ضرورت

بالآخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہی وہ باتیں ہیں۔ جو اسلام کی حقانیت احمدیت کی صداقت اور احمدیوں کی روحانیت پر خدائی نشان ہیں۔ ان کے سوا کسی اور روحانیت کو ڈھونڈنا کم فہمی ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کے لئے خدا تعالےٰ پوری قربانی مانگتا ہے۔ وہ اپنی دوستی کی لذت اس

تاریخ اسلام

فتح دمشق اور نجران کے عیسائیوں کی جلاوطنی

محاصرۂ دمشق

جنگ یرموک میں رومیوں کا شکست کھا کر بھاگنا۔ اور دمشق میں جا کر محصور ہو جانا۔ مسلمانوں کا دمشق کا محاصرہ کرنا۔ اور اس کے ضمن میں لڑائیوں کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح سپہ سالار اعظم نے اپنی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کر کے چاروں طرف سے دمشق کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اور بعض فوجی دستے ایسے مقامات پر متعین کئے گئے تھے کہ اہل دمشق کو بیرونی امداد نہ پہنچ سکے۔ اور اس طرح یہ محاصرہ ماہ رجب ۱۳ھ سے ۱۶ محرم ۱۴ھ تک یعنے کامل چھ ماہ جاری رہا:

اہل دمشق کی عیاری

دمشق کے لوگ کسی بیرونی امداد سے بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ اور ان کی قوت مدافعت بھی کم ہوتی جا رہی تھی۔ حضرت ابوعبیدہ اس حالت سے بے خبر نہ تھے۔ چنانچہ اسے مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے حکم دیا۔ کہ عام حملہ کیا جائے۔ جب مسلمانوں کے اس ارادہ کا علم اہل دمشق کو ہوا۔ تو بہت پریشان ہوئے۔ ایک طرف تو انہیں خیال تھا۔ کہ اگر مغلوب ہو گئے۔ تو نہایت دردناک انجام ہو گا۔ اور دوسری طرف کامیابی کی امید بھی محال تھی۔ اس لئے انہوں نے نہایت عیاری سے ایک وفد حضرت خالد بن ولید کے پاس بھیجا۔ جس نے امان طلب کی۔ اور شہر کے دروازے کھول دینے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ حضرت خالد نے ان کی حسب خواہش ان کو لکھ دیا۔ کہ دمشق میں داخلہ کے بعد اسلامی لشکر کا کوئی شخص اہل شہر کی کسی چیز پر قبضہ نہ کر سکے گا۔ اہل شہر کو کامل طور پر امن دیا جائے گا۔ ان کی جان و مال اور عبادتگاہوں سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے گا۔ اور جبتک اہل دمشق جزیہ ادا کرتے رہیں گے۔ ان کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی روا نہ رکھی جائے گی۔

حضرت خالد اور دیگر مسلمان افسروں کا داخلہ

ادھر یہ معاہدہ لکھا گیا۔ اور اس کے رو سے حضرت خالد شہر میں داخل ہو گئے۔ ادھر باقی ہر سہ اطراف سے ٹھیک اسی وقت اسلامی افواج بزور شمشیر شہر میں داخل ہوئیں۔ لڑائی کے وقت اپنی کمزوری کو محسوس کر کے اہل دمشق کا حضرت خالد کے ساتھ معاہدہ کرنے کا مطلب یہی تھا۔ کہ اگر ہر سہ جوانب کی اسلامی فوج جبراً شہر میں داخل ہو گئی۔ تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور اگر ان کو ناکامی ہوئی۔ تو اس معاہدہ کو کالعدم قرار دیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلامی افواج کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ اور وہ شہر کے اندر داخل ہو گئیں۔ اب عین وسط شہر میں حضرت خالد کو جو مصالحت داخل ہوئے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ اور دیگر سرداروں سے سامنا ہوا جو بزور شمشیر اندر آئے تھے

ایفائے عہد

اسی وقت سوال پیدا ہوا۔ کہ اہل شہر کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ ان سے آئین جنگ کے مطابق برتاؤ ہو۔ یا ان لوگوں جیسا جو خود بخود اسلامی سیادت کو تسلیم کر لینے پر رضامند ہو جاتے ہیں۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ خالد بن ولید چونکہ سپہ سالار اعظم نہ تھے۔ اس لئے انہیں کسی قسم کا معاہدہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ بعض کی رائے یہ تھی۔ کہ نصف حصہ شہر کو بزور شمشیر مفتوح سمجھا جائے اور باقی نصف کو مصالحت۔ لیکن حضرت ابوعبیدہ نے فیصلہ کیا۔ کہ خالد کے معاہدہ کی پوری پوری پابندی کی جائے گی۔ وہ تو ایک سردار اور فوجی افسر ہیں۔ اگر مسلمانوں کا کوئی سپاہی بھی کسی کے ساتھ کوئی معاہدہ کرے گا۔ تو میں اسکی بھی پوری پوری پابندی کروں گا۔ چنانچہ اہل شہر سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا گیا۔ اور رومی سرداروں و سپاہیوں کو کامل آزادی دے دی گئی۔ کہ ان میں سے جو جس جگہ جانا چاہے چلا جائے۔ اور جو یہاں رہنا چاہے شوق کے ساتھ رہے۔

مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سازشیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ عرب میں مسلمانوں کے سوا کوئی دوسری قوم نہ رہنے پائے اور عیسائی یہودی یہاں سے نکال دیئے جائیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی موجودگی مسلمانوں کے لئے ہر وقت نقصان اور خطرہ کا موجب تھی۔ اور اسلام کی نوتعمیر شدہ عمارت کے لئے ان کا وجود بطور ڈائنامیٹ تھا۔ مدینہ کے یہود نے مسلمانوں کو جس طرح تباہ کرنے کی سازشیں کیں۔ وہ اپنے مقام پر بیان کی جا چکی ہیں۔ اور اس وقت بھی نجران کے عیسائی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں وہ خود بھی رہے۔ رومیوں کو مدد دیتے۔ اور مسلمانوں کے خلاف رومیوں سے ملکر سازشیں کرتے رہتے تھے۔ گویا مسلمانوں کے اندر وہ رومیوں کے جاسوس کی حیثیت رکھتے تھے۔

روحانی مصلحت

اس سیاسی حفظ ماتقدم اور پیش بندی کے علاوہ ایک وجہ ان سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے کی یہ بھی تھی۔ کہ ان اقوام میں بعض نہایت مذموم عادات تھیں۔ مثلاً سود خوراری حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ بالخصوص یہود کے اندر۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطرہ تھا۔ کہ ان اقوام کی ہمسائیگی بعض کمزور مسلمانوں کو بھی عادات بد کی طرف مائل نہ کر دے۔ چنانچہ آپ نے اپنی زندگی میں نجران کے عیسائیوں کے ساتھ جو معاہدہ کیا۔ اس کی ایک اہم دفعہ یہ تھی۔ کہ وہ سود خواری ترک کر دیں۔ لیکن اس معاہدہ کے باوجود وہ اس سے باز نہ آئے۔ اور اس کے علاوہ مسلمانوں کے خلاف عیسائی بادشاہ کی امداد پر تلے رہتے تھے:

نجران کے عیسائیوں کی جلاوطنی

ان اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں ہی عرب سے یہود و نصاریٰ کے اخراج کی طرف توجہ فرمائی۔ اور یعلیٰ بن امیہ کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ تاکہ نجران کے عیسائیوں کو وہاں سے نکالنے کا انتظام کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کو کہلا بھیجا۔ کہ غیر مسلم ہونے کی حالت میں اب تمہارا یہاں رہنا ناممکن ہے۔ لیکن ہم تم کو کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان بھی پہنچانا نہیں چاہتے۔ اس لئے حدود عرب سے باہر یعنے ارض شام میں تمہاری ان زمینوں سے بہت زیادہ اور زرخیز زمینیں دینے کو تیار ہیں۔ اور دیگر اخراجات کے بھی ہم ذمہ دار ہیں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ

فتح دمشق کے بعد

یزید بن ابوسفیان کو عامل دمشق مقرر کر کے حضرت ابوعبیدہ فحل کے مقام کی طرف بڑھے۔ جہاں رومیوں کا ایک کثیر لشکر پڑا ہوا تھا۔ جس کی قیادت ایک رومی سردار سقلدر نامی کر رہا تھا۔ مسلمانوں نے جا کر رومیوں کے بالمقابل ڈیرے ڈالدیئے لیکن آدھی رات کے وقت رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ جو کئی روز و شب مسلسل جاری رہی۔ بالآخر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ سقلدر مع اسی ہزار سپاہیوں کے مارا گیا۔ اور جو رومی باقی بچے۔ انہوں نے راہ فرار اختیار کی۔ مسلمانوں کے ہاتھ بے شمار مال غنیمت آیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر اسلامی فوج بیسان کی طرف بڑھی۔ یہ بھی رومیوں کا ایک اہم شہر تھا۔ مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن اہل شہر اپنی کمزوری کو محسوس کر کے تابع ہو گئے۔ اور جزیہ دینا منظور کر لیا۔ چنانچہ ایک عامل وہاں مقرر کر کے فوراً آگے روانہ ہو گئے:

علاوہ ازیں مسلمانوں نے معمولی لڑائیوں کے بعد حیدار، عرقہ، جبیل اور بیروت وغیرہ مقامات کو فتح کر لیا۔ گویا دمشق اور اردن کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں آ گیا۔ اور اس طرح وہ قوم جس کے افراد کو اپنے وطن بلکہ اپنے گھروں میں بھی اطمینان اور فراغت کے ساتھ رہنے کا موقع نہ ملتا تھا اور جو اپنی جانیں بچانے کے لئے دیگر ممالک میں چھپتے پھرتے تھے۔ چند ہی سال میں ایک وسیع اور زرخیز خطہ کی مالک ہو گئی

بہاولپور کا مقدمۂ تنسیخ نکاح

جرح کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب

غیر احمدی :- مکتوبات سے جو عبارت پیش کی گئی ہے اس کا کیا مطلب ہے کیا محدث نبی ہوتا ہے۔

شمس :- محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے۔

غیر احمدی :- اس قسم کا جو نبی ہو کیا اس پر ایمان لانا ضروری ہے

شمس :- اگر وہ کہے کہ میں منجانب اللہ بندوں کی اصلاح کے لئے مامور ہوں تو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

غیر احمدی :- کیا حمامۃ البشریٰ میں جہاں حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ نبوت بند ہے وہاں کوئی تصریح ہے۔

شمس :- اس سے مراد وحی تشریعی ہے یا جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مستقل نبی کو حاصل ہوئی

غیر احمدی :- آپ کن معنوں میں خاتم النبیین بمعنی آخری نبی مانتے ہیں۔

شمس :- آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم ان معنوں میں مانتے ہیں کہ اب تا یوم قیامت کوئی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا اور بغیر آپ کی اتباع کے کوئی نبی آپ کے بعد نہیں ہو سکتا۔ آپ کے بعد اگر کوئی نبی آئے تو آپ کا خادم اور متبع ہوگا۔

غیر احمدی :- ایام الصلح صفحہ ۸۶ اور التبلیغ صفحہ ۲۸۷ پر مرزا صاحب نے خاتم الانبیاء سے کیا معنے مراد لئے ہیں

شمس :- آپ نے ان میں اور اپنی دوسری کتب میں خاتم النبیین کا لفظ ان معنوں میں استعمال کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی جو مستقل نبوت کا مدعی ہو۔ اور حضور کی اتباع کے بغیر ہو۔ اب نہیں آ سکتا۔ چنانچہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں میں نے نبوت سے انکار کیا ہے۔ وہاں ایسی نبوت مراد ہے جو مستقل ہے یعنی جس کے حصول کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی شرط نہیں۔

غیر احمدی :- جب محدثیت نبوت کی ایک جزو ہے۔ اور اس پر نبوت کا اطلاق ہوتا ہے تو کل کا اطلاق جزو پر ہوگا

شمس :- مجازی طور پر اطلاق کیا گیا ہے۔

غیر احمدی :- جس قسم کے حضرت عمر محدث تھے کیا ویسے ہی مرزا صاحب بھی تھے۔

شمس :- حضرت اقدس محدث اور مامور من اللہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ محدث تھے مامور نہ تھے۔

غیر احمدی :- کیا خاتم کے معنی عربی زبان میں آخر کے آئے ہیں۔

شمس :- مجرد خاتم کے معنی آخر کے نہیں ہیں۔

غیر احمدی :- جب خاتم کا لفظ مضاف ہو تو؟

شمس :- اس وقت ختم کرنے کے لازم معنی ہونگے۔ حقیقی نہیں۔

غیر احمدی :- یہ قاعدہ لغت میں ہے۔

شمس :- لغت کتاب کا نام نہیں بلکہ اہل زبان کی بول چال اور محاورات کا نام ہے۔ اور خاتم کا لفظ آخر کے معنوں میں اصل معنے کے رو سے استعمال نہیں ہوا۔ (اس موقع پر غیر احمدی مولوی نے منتہی الارب صفحہ ۴۹۵ پڑھوایا۔)

غیر احمدی :- کیا یہ خاتم مفرد ہے؟

شمس :- ہاں مفرد ہے۔ اس میں جو آخر قوم کا لفظ ہے تو اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اس کے بعد اس کا کوئی فرد نہیں ہوگا۔ بلکہ عربی زبان میں آخر کا لفظ جب قوم یا قبیلہ کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنے اشرف اور افضل کے ہوتے ہیں۔

غیر احمدی :- یہ خاتم کی تشریح جو آپ نے کی ہے اس کی کوئی نقل بھی ہے۔

شمس :- میں نے اپنے بیان میں لفظ خاتم کی جو تشریح کی ہے وہ عربی زبان کے محاورات کے مطابق ہے۔

غیر احمدی :- لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیا میں لو کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔

شمس :- لو کے معنی ہیں اگر۔

غیر احمدی :- لو عربی میں فرضی طور پر استعمال کیا جاتا ہے، یا واقعی طور پر۔

شمس :- اس کا کیا مطلب ہے

غیر احمدی :- لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا الخ میں لو فرضی ہے یا واقعی۔

شمس :- یہاں لو واقعہ کے لحاظ سے نہیں ہے۔ یعنی زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی موجود نہیں؟

غیر احمدی :- لو کان فیھما۔ میں لو امکان پر تو دال نہیں

شمس :- امکان آلھۃ کا یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

غیر احمدی :- لو جس چیز پر داخل ہوتا ہے کیا اس کا وقوع ہوتا ہے یا نہیں۔

شمس :- جس چیز پر لو داخل ہوتا ہے اس میں اکثر وقوع نہیں ہوتا۔ یعنی ہر جگہ ضروری نہیں کہ وقوع ہو۔

غیر احمدی :- ابن ماجہ صحاح ستہ میں سے کس پایہ کی ہے

شمس :- احادیث کے متعلق میں نے ایک اصول پیش کیا ہوا ہے۔

غیر احمدی :- میزان الاعتدال صفحہ ۲۱ پڑھ دیجئے

شمس :- اس میں ابن ماجہ کے ایک راوی ابراہیم ابو شیبہ کے متعلق لکھا ہے کہ ابن معین نے کہا وہ ثقہ نہیں۔ اور امام احمد نے کہا وہ ضعیف ہے۔ امام بخاری نے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔ اور امام مسلم نے اسے متروک الحدیث کہا ہے۔

غیر احمدی :- ابن ماجہ صفحہ ۳۶ باب الدجال پڑھ دیکھئے

شمس :- انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

غیر احمدی :- کیا ظاہری الفاظ کے لحاظ سے یہ حدیث معتبر ہے

شمس :- بعض باتیں اس میں ایسی ہیں کہ اگر ظاہر پر انہیں محمول کیا جائے تو معتبر نہیں۔

غیر احمدی :- لو عاش ابراھیم سے پہلے کی حدیث پڑھ دیکھئے

شمس :- قلت لا نبی بعدہ - یہ ابن ابی اوفیٰ صحابی کا قول ہے۔

غیر احمدی :- ایسی حدیث جسے بعد جرح مدلل محدثین نے ضعیف قرار دیا ہو۔ اس کے خلاف کسی غیر کا بلا دلیل کہہ دینا کہ یہ مجروح نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔

شمس :- اگر کوئی کسی حدیث کی تصحیح بلا دلیل کرے گا تو وہ قبول نہیں کی جائے گی اگر دلیل ہوگی تو ضرور قبول کی جائے گی

غیر احمدی :- ملا علی قاری۔ حافظ حدیث اور امام جرح و تعدیل ہیں یا نہیں۔

شمس :- ملا علی قاری معروف اصطلاح کے مطابق حافظ حدیث لیکن جو بات انہوں نے کہی ہے وہ دلیل کے ساتھ کہی ہے۔ اس لئے مان لی جائے گی۔

غیر احمدی :- ملا علی قاری نے تضعیف راوی کا جواب دیا ہے یا نہیں۔

شمس :- اس حدیث (لو عاش ابراھیم) پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ اس حدیث کو ۳ طریق سے روایت کیا گیا ہے اس لئے ضعیف نہیں

غیر احمدی :- صاحب مجمع البحار نے کیا خود بھی قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ - کا کوئی مطلب بیان کیا ہے۔

شمس :- انہوں نے انہ لا نبی بعدہ لا کر بتا دیا کہ ناسخ شرع محمدی کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

غیر احمدی :- حضرت عائشہ کا قول قولوا انہ خاتم الانبیاء

ولاتقولوا لا نبی بعدہ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لا نبی بعدی دونوں میں کونسا قول معتبر ہے۔

شمس :- دونوں قول صحیح ہیں۔ اور آپس میں متضاد نہیں

غیر احمدی :- کیا قرآن کی ۷ قرائتیں معنی کے لحاظ سے متفق ہیں۔

شمس :- میرے خیال میں کوئی ایسا فرق نہیں ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کے متضاد معنی ہو جائیں۔ لیکن اگر کوئی تطبیق نہ دے سکے تو اس کے غلطی میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ غیر احمدی :- مشکوٰۃ ص۵۲۵ پڑھ دیجئے

شمس :- انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ غیر احمدی :- انہ کی ضمیر شان ہے یا نہیں

شمس :- اگر ضمیر شان ہو تو کوئی حرج نہیں ؟

غیر احمدی :- ملا علی قاری ہزار سال بعد پیدا ہوئے ہیں کیا ان سے قبل کسی اور کو یہ معنی نہیں بتائے گئے۔

شمس :- ان سے پہلے شیخ محی الدین ابن عربی نے لا نبی بعدی کے معنی ناسخ شریعت محمدیہ کئے ہیں۔

غیر احمدی :- کیا ملا علی قاری کی تفسیر ابن ابی اوفیٰ کی تفسیر سے معتبر ہے۔

شمس :- لو عاش ابراہیم کے متعلق ابن ابی اوفیٰ کے قول اور ملا علی قاری کے قول میں تطبیق ہو سکتی ہے۔ یعنی دونوں ان معنوں سے متضاد نہیں کہ ابن ابی اوفیٰ کے قول سے مستقل نبوت مراد لی جائے۔ اور ملا علی قاری کے قول سے ایسا نبی جو حضرت رسول مقبول کا متبع ہو۔ اور آپ کی شریعت کا ناسخ نہ ہو آپ کے بعد آ سکتا ہے۔ غیر احمدی :- کیا صحابہ کی تفسیر میں غلطی ہو سکتی ہے۔ شمس :- ہو سکتی ہے۔

غیر احمدی :- حضرت عائشہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے

شمس :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کبار صحابہ میں سے ہیں نہایت زیرک اور پاکباز ہیں فن تفسیر و فقہ میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے۔ بڑے بڑے جید صحابہ اہم مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

غیر احمدی :- موضوعات کبیر ص۶۹ میں جو حدیث لو کان موسیٰ حیًا ہے کیا اس سے تشریعی نبی کا امکان نہیں نکلتا۔

شمس :- اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبی ہونیکا امکان نہیں نکلتا۔ جیسا کہ الا اتباعی سے ظاہر ہے

غیر احمدی :- نبوۃ تشریعی کے معنی محی الدین ابن عربی کی اصطلاح میں کیا ہیں۔

شمس :- ابن عربی کے جو حوالے میں نے پیش کئے ہیں ان کے یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آ سکتا۔ اور حضور کے بعد کوئی ایسا حکم نہیں ہو سکتا۔ جو آپ کے حکم اور اور شریعت کا ناسخ ہو۔ غیر احمدی :- فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۵۸ پڑھ دیجئے۔ شمس :- (عربی عبارت پڑھکر) کہ نبوت بالکل مرتفع نہیں ہوئی۔ ہاں نبوت تشریعی مرتفع ہو گئی ہے۔

غیر احمدی :- صوفیاء کے نزدیک رسول اور نبی میں کیا فرق ہے

شمس :- صوفیا نے رسول اور نبی کو تشریعی اور غیر تشریعی میں منقسم کیا ہے۔ غیر احمدی :- فتوحات مکیہ جلد اول ص۱۵۰ پڑھ دیجئے۔ شمس :- (عربی عبارت پڑھ کر) کہ نبوت اور رسالت کا دعویٰ بعض وقت شیطانی بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص وسوسہ سے ایسا دعویٰ کرے تو وہ صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ قرآن کے خلاف ہو تو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا بلکہ شیطان کی طرف سے ہوگا۔

غیر احمدی :- اگر کسی کو کمالات نبوۃ حاصل ہو جائیں تو کیا وہ نبی ہوگا

شمس :- ہاں اگر کسی میں کمالات نبوۃ پائے جائیں اور خدا تعالیٰ اسے نبی قرار دے تو وہ نبی ہوگا۔ غیر احمدی :- کمالات نبوت سے کیا مراد ہے ؟

شمس :- مثلاً اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید کا علم۔ پیشگوئیاں۔ اور اصلاح خلق کی قوت وغیرہ۔ غیر احمدی :- مثنوی مولانا روم سے آپ نے جو شعر نقل کئے ہیں ان سے کمالات نبوت مراد ہیں یا مطلق نبوت

شمس وہاں لفظ نبوت ہے۔ اور میں نے وہاں مطلق نبوۃ مراد لی ہے

غیر احمدی :- ایک شخص میں کمالات نبوۃ پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ دعویٰ نہ کرے تو کیا وہ نبی ہوگا۔

شمس :- کمالات نبوت سے متصف ہوں۔ لیکن جب تک اللہ تعالیٰ اسے مامور نہ کرے اور نبی نہ کہے وہ نبی نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریگا۔ غیر احمدی :- کیا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی احمدی تھے۔ شمس :- نہیں

غیر احمدی :- کیا آپ کو آخری نبی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا علم ہے۔ شمس :- رسالہ آخری نبی۔ ہم پر حجت نہیں

غیر احمدی :- حقیقۃ الوحی ص۹۷ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اس کے متعلق آپ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں۔ شمس :- ہاں اس کی تائید قرآن مجید کی آیت من یطع اللہ والرسول الخ سے ہوتی ہے۔

غیر احمدی :- رسول اور نبی میں کیا فرق ہے۔ شمس کوئی فرق نہیں

غیر احمدی :- آپ نے خاتم النبیین کے معنی زینت کئے ہیں۔ اس کی تائید میں کسی صحابی کا قول ہے۔

شمس :- میں نے مفسرین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اگر کسی صحابی کا قول بھی میری تائید میں ہو۔ تو اس کا مجھے علم نہیں۔

غیر احمدی :- آپ نے خاتم النبیین کے معنی مہر کئے ہیں۔ کیا اسکی تائید کسی حدیث سے ہوتی ہے۔ شمس۔ صحابہ کے اقوال سے ہوتی ہے۔ جو محتمل ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین میں خاتم کے معنی مہر لئے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں مہر کیلئے خاتم کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ غیر احمدی :- مہر کا عرب میں کیا دستور تھا

شمس۔ میں نے حدیث پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم کے بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ ان خطوں کو قبول نہیں کرتے جن پر صاحب خط کی مہر نہ ہو۔ اس پر حضور نے ایک انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ نقش کئے گئے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا۔ خط پر مہر لگانا تصدیق کے لئے تھا کہ یہ خط واقعی آپکی طرف سے ہے

غیر احمدی۔ خاتم الشعراء جو ابن خلکان وغیرہ کے حوالے پیش کئے گئے ہیں کیا وہ قرآن مجید کی تشریح کیلئے کافی ہیں

شمس :- چونکہ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے عربی زبان کے محاورات اور استعمالات کو شواہد کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ غیر احمدی۔ قرآن کو خاتم الکتب بھی کہا جاتا ہے۔ شمس۔ ہاں۔ غیر احمدی۔ خاتم الکتب کن معنوں میں ہے

شمس :- قرآن شریف خاتم الکتب اس لحاظ سے ہے کہ تمام پاک تعلیمات۔ جو روحانی مراتب۔ کمالات اور قرب خداوندی حاصل کرنیکے لئے ضروری تھیں۔ وہ سب اس میں آگئی ہیں اور تمام انسانی ضروریات کو پورا کرنیکے لئے قرآن کی پاک تعلیم کافی ہے اب اس کے بعد کسی جدید شریعت کی ضرورت نہیں ہے

غیر احمدی :- قرآن مجید کے بعد وحی غیر تشریعی آ سکتی ہے اور اگر اس کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے تو کیا اس کو کتاب کہہ سکتے ہیں۔ شمس :- ہاں کتاب کا لفظ اس پر بھی بولا جائیگا۔ غیر احمدی۔ تو کیا یہ کتاب۔ کتاب اللہ کہلائیگی

شمس :- لغوی طور پر اسے کتاب اللہ کہہ سکتے ہیں لیکن اصطلاحی طور پر اگر اس اصطلاح سے شریعت اور نئے احکام مراد ہیں تو اسے کتاب اللہ نہیں کہیں گے۔

غیر احمدی۔ خاتمۃ الکتاب کے کیا معنی ہیں۔ شمس کتاب کو ختم کر دینے والا (یہ فعل خَتَمَ سے ہے جس کے معنی ہیں اس نے ختم کیا) غیر احمدی :- جن احادیث میں لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے الفاظ آئے ہیں کیا وہ صحیح ہیں۔

شمس۔ ان احادیث کے جو معنی ہم کرتے ہیں ان کے لحاظ سے صحیح ہیں

غیر احمدی۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دعوی نبوۃ کرینگے

شمس :- نزول عیسیٰ کے متعلق جو احادیث آئی ہیں ان میں تصریح ہے کہ وہ خدا کے نبی ہونگے۔ اور دعویٰ نبوت کرینگے

غیر احمدی۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں لکھا ہو کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرینگے۔ شمس۔ میں انہی احادیث سے یہ سمجھتا ہوں

جدید محلہ دار الانوار میں نہایت با موقع اراضی قابل فروخت ہے

قادیان کے جدید اور بہترین محلہ یعنے محلہ دار الانوار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نئی کوٹھی دار الحمد کے بالکل سامنے قریباً سولہ کنال اراضی عزیزم مکرم میاں عبد اللہ خان صاحب کی قابل فروخت موجود ہے جو اسے ایک مجبوری کیوجہ سے میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں یہ اراضی کمیٹی دار الانوار کی خاص اجازت سے پرائیویٹ طور پر فروخت کیجا رہی ہے۔ پرانی آبادی قادیان سے قریب ہونیکے علاوہ یہ اراضی حضرت صاحب کی کوٹھی کے بالکل سامنے کوٹھی کے گیٹ سے صرف چند گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور محلہ کے بہترین قطعات میں سے ہے۔ خریداروں کو آبادی کے لئے دار الانوار کی شرائط کی پابندی جو محلہ کی خوبصورتی اور خود مکان بنانے والوں کے مفاد کی خاطر مقرر کی گئی ہیں ضروری ہوگی قیمت جو یکمشت لی جائیگی ۔/۲۰ فی مرلہ مقرر ہے۔ دو کنال سے کم قطعہ فروخت نہیں کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ فقط

المعلن

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان $\frac{4}{33}$ ۲۰

احباب کی خاص توجہ کیلئے

دلکشا پرفیومری کمپنی کی ایجادوں سے سینکڑوں لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ بھی ایک بار ضرور آزمائش کریں

کنارسی رونس (رجسٹرڈ)

عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ثابت ہو چکی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ رعایتی قیمت عہ فی شیشی میر فضل الرحمن نعمت الٰہی گلباغ ٹیکری حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپکی دوا کنارسی رونس نہایت عمدہ چیز ہے خصوصاً معمر بوڑھوں کے لئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپ کی دوا سے خدا کے فضل سے قوت معلوم ہوتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ دور تک چلتا پھرتا ہوں ہاضمہ درست اجابت صاف

دلکشا ہیر آئل (رجسٹرڈ)

بالوں کی حفاظت ان کو لمبا۔ ملائم مضبوط اور سفید ہونے سے روکنے اور بے وقت سفید شدہ بالوں کو سیاہ بنانے کے لئے بہترین تیل قیمت رعایتی فی شیشی ۱۲ ؍ اونس ایجر بیریہ اہلیہ صاحبہ مرزا گل محمد صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

قریباً ایکسال سے آپ کا تیل استعمال کر رہی ہوں۔ میرے سر کے بال جو کمزور اور جھڑتے تھے نیز سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔ آپ کے تیل کے استعمال سے ملائم لمبے اور سیاہ ہو گئے ہیں۔

دلکشا منجن

دانتوں کو سفید اور مضبوط بنانے کے لئے بے نظیر منجن ہے۔ اس سے دانتوں اور مسوڑوں کی ہر قسم کی امراض خواہ پائیوریا ہو۔ یا کوئی اور مرض بہت جلدی دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۵ ؍ ۔ لہ اشرفی بیگم صاحبہ بمبئی سے تحریر فرماتی ہیں۔ آپ کا وی۔ پی موصول ہوا منجن خدا کے فضل کرم سے بہت اچھا ثابت ہوا

سرمہ نورانی

آنکھوں کی جملہ امراض خصوصاً ککروں جیسی موذی مرض کے لئے ایک جڑ سے اکھاڑنے والی ایجاد ہے فضل کریم صاحب ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں عرصہ سے آنکھوں کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اور علاج نہیں ہوتا تھا۔ میں نے آپکا سرمہ نورانی خرید کر استعمال کیا۔ بفضل تعالیٰ مجھے ایک ہفتہ ڈالنے سے ہی فائدہ ہو گیا قیمت فی تولہ ؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

مبصّر (روزانہ) لکھنؤ

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ملک و قوم کی خدمت کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ لکھنؤ سے ایک ایسے اخبار کے شائع ہونے کی سخت ضرورت تھی۔ جو ہر اعتبار سے قوم کی نمایندگی کرے۔ اور اقتصادی مشکلات بھی پیش نظر رہیں۔ چنانچہ ۱۵ر محرم الحرام کو روزانہ مبصر کا پہلا نمبر نکل کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ اہل ملک سے عموماً اور برادران اسلام سے خصوصاً استدعا ہے۔ کہ اس ملکی اور قومی آرگن کو حتیٰ الامکان کامیاب بنانے کی کوشش سے دریغ نہ فرمائیں گے۔ مبصر روزانہ چار صفحات ۲۶×۲۰ سائز پر شائع ہوگا لوکل قیمت فی پرچہ ۳ پیسہ بیرونجات سے ۔ چندہ سالانہ للعہ ششماہی عہ سہ ماہی ۳ عہ اجرت اشتہارات فی صفحہ ایک مرتبہ کے واسطے بیس روپے نصف صفحہ دس روپے ایک کالم ۶ روپے نصف کالم ہے مشتہرین کو اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ نمونہ کا پرچہ بڑی تعداد میں شائع کیا جائیگا۔ خریداری کی درخواستیں تاریخ اشاعت سے دو ایک روز قبل آجانا چاہیئے تاکہ پرچہ ختم ہونے پر کارکنان اخبار کو شرمندہ نہ ہونا پڑے نوٹ مسلسل مستقل اشتہارات کے واسطے خط و کتابت کیجیے ممکن رعایت کی جا سکیگی۔ ایجنٹ صاحبان اپنے معاملات جلد سے جلد طے فرمالیں۔ نمونہ کے پرچہ میں جو صاحبان اشتہار دینا چاہیں۔ اشتہار

باجلاس جناب نائب تحصیلدار ملک نادر خان صاحب
واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم آبادی گگو
تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری

نتھو ولد دارا قوم پڑھیار سکنہ چاہ متا پڑھیار داخلی چک نمبر $\frac{115}{E.B}$ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری فریق اول مدعی

بنام

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	سکونت
۱	سردارا	روہیلا	پڑھیار	چاہ متا پڑھیار داخلی چک $\frac{115}{E.B}$ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری
۲	فریدا	"	"	"
۳	جوایا	ستارا	"	"
۴	بختیا	"	"	"
۵	گھوگا	"	"	"
۶	نولی	"	"	"
۷	مسماۃ لالاں دختر محمود		"	"
۸	نورا	ولد چوغطہ	"	"
۹	موہری	"	"	"
۱۰	مسماۃ بی بی زہراں بیوہ اللہ بخش		"	"
۱۱	سدہاما	ولد متا	"	"
۱۲	امیرا	"	"	"
۱۳	احمد	" متا	"	"
۱۴	حامد	"	"	"
۱۵	متعلی	" متھیلا	"	"
۱۶	مسمات صوباں بیوہ احمد		"	"
۱۷	گھنا	ولد کالا	"	"
۱۸	صادق	" ولی	"	"
۱۹	فتو	" دارا	"	"
۲۰	خریدا	" دارا	"	"

فریق دوئم مدعا علیہم

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ... مشترکہ وکھتونی ... رقبہ دخیلکاری چاہ متا پڑھیار داخلی چک $\frac{115}{E.B}$ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری رقبہ ... کنال

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ بالا میں مدعی نے درخواست تقسیم اراضی مندرجہ کھاتہ بالا کی دی ہوئی ہے۔ تعمیل کنندہ کے حلفی بیان قلمبند ہو چکے ہیں۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل نوٹس کرنے سے انکاری ہیں۔ اس لئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم بتاریخ $\frac{25}{5}$-۳۳ بوقت دس بجے دن کے واسطے جواب دہی کے حاضر ہوویں اگر وہ تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہونگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔ $\frac{4}{30}$-۳۳

دستخط:۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم گگو

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چینی ترکستان کی شورش کے متعلق حکومت ہند کے محکمہ خارجہ نے ۲ مئی کو شملہ سے اعلان کیا ہے کہ مسلمانوں نے یارقند کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری دفتر نذر آتش اور چینی حکام کو تہ تیغ کر دیا ہے۔ برطانی رعایا بالکل محفوظ ہے۔ تمام ملک میں اضطراب بڑھ رہا ہے۔ اور چینی افواج اس کے مقابلہ میں بے اثر ثابت ہو رہی ہیں۔

گاندھی جی کے متعلق شملہ سے ۳ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ حکومت کو یقین ہے گاندھی جی کا برت حکومت کی مخالفت سے متعلق نہیں رکھتا۔ اس لئے جب ان کی صحت پر اثر پڑنا شروع ہوگا۔ حکومت انہیں رہا کر دیگی۔

مشہور کمیونسٹ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کو عدالت ماتحت نے ۱۲ سال قید کی سزا دی تھی۔ جس کے خلاف الہ آباد ہائیکورٹ نے اپیل کرنے پر ۲ مئی کو سزا کم کر کے ۶ سال کر دی ہے۔

اینگلو پرشین آئیل کمپنی کے قضیہ کا تصفیہ ہو گیا ہے اور ایک نئے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے رو سے کمپنی حکومت ایران کو ایک ٹن تیل کے لئے چار شلنگ رائلٹی دینے کے علاوہ منافع کا ۱/۵ حصہ بھی دیگی۔ سٹرلنگ کی قیمت گر جانے کی صورت میں حکومت کے نقصان کی تلافی کمپنی کرے گی۔ اس معاہدہ پر ساٹھ سال تک عمل ہوگا۔ بعد ازاں کمپنی کی ملکیت ایران کے ہاتھ آجائیگی۔

جمہوریہ پیرو کے پریذیڈنٹ یکم مئی کو بیس ہزار فوجیوں کی پریڈ کا معائنہ کر رہے تھے۔ کہ ریوالوروں سے مسلح تین نوجوانوں نے فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ دو حملہ آور وہیں ہلاک کر دیئے گئے۔ اور ایک گرفتار ہوا۔ اس کے بعد فوجیوں اور سویلینوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں کئی آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

ریاست بہاولپور میں یکم مئی سے دیا سلائی کی عام فروخت کی ممانعت کر کے اس کے لئے اجارہ دار مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ایک ڈبیا کی قیمت ۳ پائی رکھی گئی ہے۔

ریاست کشمیر میں مہاراجہ بہادر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ زمینداروں سے سالانہ مالیہ کے ساتھ مالکانہ ٹیکس معاف کیا جاتا ہے۔ اور مزارعین کو زمینوں کے مالکانہ حقوق دینے کے لئے نذرانہ وصول کیا جائیگا۔ جو مالکانہ ٹیکس سے بارہ گنا ہوگا۔ اور جو تین مساوی اقساط میں وصول کیا جائیگا۔ آخری قسط کی ادائیگی کے ساتھ ہی مالکانہ حقوق دیدیئے جائیں گے۔

فیروزپور سے یکم مئی کی اطلاع ہے کہ ایک قریبی گاؤں کے ایک مکان میں ڈاکوؤں کی موجودگی کا علم پا کر پولیس نے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن ڈاکوؤں نے اندر سے فائر شروع کر دئے۔ صبح کے ۱۰ بجے سے شام کے ۵ بجے تک شدید لڑائی ہوئی۔ جس سے پولیس کے دو سپاہی ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوا۔ ڈاکو رات کی تاریکی میں مکان سے نکل کر بھاگ گئے۔

ٹوکیو سے ۲ مئی کو وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دیوار چین کے جنوب میں کسی علاقہ پر قبضہ نہ کیا جائے۔ اس لئے وہاں سے جاپانی افواج کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ممبری سے سردار کھڑک سنگھ کے مستعفی ہو جانے کی خبر ۲ مئی کو امرتسر سے موصول ہوئی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ کی پارٹی کمزور ہے۔

جنیوا سے یکم مئی کی خبر ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس میں برطانیہ کے پیش کردہ پروگرام پر سرگرم بحث ہوئی۔ اور آخر شور و شغب کے درمیان اجلاس برخواست ہو گیا۔ جرمنی نے برطانی پروگرام کو تسلیم کرنے اور اپنی ترامیم کو واپس لینے یا ان میں تبدیلی کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اس وجہ سے سمجھوتہ کی تمام توقعات خاک میں مل گئی ہیں۔

سیاسی قیدیوں کے ایک اور دستہ کے جو ۱۱۶ افراد پر مشتمل ہے۔ انڈیمان بھیجے جانے کی خبر کلکتہ سے ۲ مئی کو موصول ہوئی ہے۔

برلن سے ۲ مئی کی خبر ہے کہ سوشلزم کو دبانے کے لئے نازیوں نے ملک بھر میں طوفان بپا کر دیا ہے ٹریڈ یونین کے تمام ہیڈکوارٹرز پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ہر جگہ اس کے عہدیداروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس اقدام کی غرض یہ ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کے بین الاقوام تعلقات کا رشتہ بڑھنے نہ پائے۔

برسلز سے یکم مئی کی خبر ہے کہ "مئی ڈے" پر کثیر التعداد ہجوم نے جرمن سفارت گاہ پر حملہ کر دیا۔ اور جرمن جھنڈے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا گیا۔

ظفر علی اور اس کے رفقاء کے خلاف مقدمہ کی سماعت یکم مئی کو سنٹرل جیل لاہور میں ہوئی۔ مگر مولوی احمد علی چونکہ بوجہ بیماری حاضر نہ ہوئے۔ اس لئے مقدمہ ۹ مئی پر ملتوی ہوا۔

حادثہ بڈھلاڈا کا ایک قاتل چند روز ہوئے گرفتار کیا جا چکا ہے اور اس کا ایک ساتھی ہلاک ہو گیا ہے اب ۳۰ اپریل و یکم مئی کی درمیانی شب پٹیالہ پولیس نے ایک اور ملزم سنتا سنگھ کو گرفتار کر لیا۔ اور چونکہ قاتل یہ تینوں تھے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ کسی مزید تاخیر کے بغیر ان کے خلاف سماعت شروع کر کے ملزموں کے سازشیوں کی گرفتاری کا انتظام کرے۔

دیناپور۔ ۳ مئی۔ کل رات کو گیارہ بج کر ۳۲ منٹ پر ڈمرا اور بورہی ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان پنجاب میل کا انجن اور چھ ڈبے لائن سے اتر گئے۔ اس سلسلہ میں مزید تفاصیل مظہر ہیں کہ ۵ اشخاص ہلاک اور ۳۱ مجروح ہوئے۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ کو بہت سے مسافروں نے بتایا ہے کہ حادثہ ایک پل کے قریب ہوا۔ جس سے انجن اور دو ڈبے اور ۴ ڈبے لائن سے نیچے جا گرے۔ اس سے باقی ڈبوں کو زبردست دھکا پہنچا اور اوپر کی نشستوں پر رکھا ہوا سامان نیچے گر پڑا۔ لیکن خوش قسمتی سے ڈرائیور نے بڑی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے باقی ڈبوں کو بچا لیا۔

نیویارک ۲ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ارکانساس اور لوئیزیانہ کی ریاستوں میں شدید طوفان آیا۔ جس میں ... اشخاص طوفان کی نذر ہوئے۔ میڈن میں پچیس اشخاص ہلاک ...

بمبئی ۲ مئی۔ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی بمبئی نے فری پریس کے ڈائرکٹر کو قانون اختیارات مخصوصہ دفعہ ۴ کے ماتحت نوٹس دیا ہے۔ کہ آیندہ کانگرسیوں کے بیانات تقاریر پیغامات اور مشاغل کو مبالغہ آمیز صورت میں شائع کرنے سے احتراز کیا جائے۔

سری نگر۔ ۳ مئی۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ... کے ماتحت ضمانت داخل کئے جانے پر پیر واعظ محمد ... جسے ضمانت داخل نہ کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دیا گیا ہے۔

کنٹرولر آف کرنسی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کے جدید ساڑھے تین فیصدی قرضہ کے سلسلہ میں بونڈ وغیرہ کی صورت میں وصولی بند کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس ... تقریباً ۱۵ کروڑ روپیہ وصول ہو گیا ہے جس کی اسے ضرورت تھی۔ قرضہ کے سلسلے میں وصولی ۸ ۲ اپریل کو شروع کی گئی تھی اور حکومت کو صرف چار روز میں مقررہ رقم وصول ہو گئی۔ حالانکہ اس نے وصولی کے لئے ۱۳ مئی آخری تاریخ مقرر کی تھی۔ نقد روپیہ کی صورت میں ۱۵ کروڑ روپیہ قرضہ حکومت کو صرف چار گھنٹے میں وصول ہو گیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر محمد غلام نبی